السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالمُطَلَّقـٰتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلـٰثَةَ قُروءٍ ۲۲۸ ... سورة البقرة

تو اس میں قروء سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لغت میں قروء کا لفظ حالت طہارت اور حالت حیض دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس آیت میں یہ لفظ حالت حیض کے لیے استعمال ہوا ہے۔ شارع کے اکثر استعمال اور جمہور صحابہ کے قول کے مطابق یہ لفظ حالت حیض ہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص88

محدث فتویٰ